بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈیکلریشن نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ ۔ اِنِّیْ مُبَلِّغُ مَا بَلَغَ مَقَامُکَ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۰ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۲۰ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۴۰

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۹ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۹ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

● ۱۳ احسان بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں نہ صرف اہلِ ربوہ نے بلکہ چنیوٹ، سرگودھا، لائلپور اور بعض دیگر مقامات کے احباب نے بھی بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کرسیٔ صدارت پر رونق افروز تھے۔ تلاوت کے بعد جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب کی مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" کے بعض دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ بعد ازاں علی الترتیب مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" کے موضوع پر، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتیٔ سلسلہ نے "اسلام میں اجتہاد اور اسکے شرائط" کے موضوع پر اور مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی مدیر ماہنامہ "انصار اللہ" نے "اسلام کے دورِ اوّل میں منافقین کے فتنے — از روئے قرآنِ مجید" کے موضوع پر اپنے اپنے مقالے پڑھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے احباب سے خطاب فرما کر اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہمارے فکر اور ہماری سوچ کی بنیاد تمام تر قرآن کریم، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر ہونی چاہیئے کیونکہ آپ نے قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر کے جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ حکم اور عدل کی حیثیت سے فرمایا ہے اور وہ ہمارے لئے ہر لحاظ سے حجت ہے۔ حضور نے فرمایا اگر ہم اس امر کا خیال رکھیں تو ہمارے لئے کسی مسئلہ کے بارہ میں بھی ٹھوکر کھانے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ۱۲ تا ۲۱ جون کے بعد تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔ احباب نوٹ فرمالیں اور اس امر کا خیال رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مال اور دولت دین کا خادم ہو تو متقی کی ایک صفت ہے

اسی لئے خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کو متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے

"میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ دولت مند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں اسی لئے خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے۔ حقیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔ دینی خدمات کے لئے متموّل لوگوں کو بڑے بڑے مواقع مل جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب میں کہا اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف لے آئے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی اُن کے مراتب میں فرق ہے۔

دُنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علمِ تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اسنے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدون ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے۔ اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۵، ۹۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مجلسِ علم و عرفان

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں نئے سکول اور طبّی مراکز کھولنے کیلئے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک

یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے منشا کے ماتحت کی جارہی ہے اِس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی

آپ بھی دعا کریں مَیں بھی دُعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے (آمین)

ربوہ ۹ احسان ۱۳۴۹ ہش (۹ جون ۱۹۷۰ء) بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں مجلس علم و عرفان میں رونق افروز ہو کر جو تقریر ارشاد فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (محمد یوسف سلیم انچارج شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

فرمایا۔ مَیں اِس وقت زیادہ دیر تک نہیں بیٹھ سکتا تاہم اِس وقت مَیں سب سے پہلے اس کمیٹی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو مَیں نے نائیجیریا میں بنائی تھی اور جس کے ذمّہ یہ کام تھا کہ وہ سکیم تیار کرے

۱۶ نئے ہائی اسکول اور ۴ طبّی امداد کے مراکز

کھولنے کے لئے۔ طبّی امداد کے مراکز کو وہاں ہیلتھ کلینک یا ہیلتھ سنٹر کہتے ہیں ان کو مَیں نے کہا کہ افریقہ چھوڑنے سے قبل اس کمیٹی کی پہلی رپورٹ مجھے ملنی چاہیئے یعنی افریقہ کے برِّ اعظم میں مجھے پہلی رپورٹ ملنی چاہیئے۔ سر جوڑو۔ نقشہ دیکھو۔ جگہوں کا انتخاب کرو۔ کہاں کہاں یہ سکول اور طبّی مراکز کھولنے ہیں اور آگے پھر تیاری۔ کتنے پیسے چاہئیں؟ وغیرہ۔

جس دن مَیں نے یہ کمیٹی بنائی اس سے اگلے روز دوپہر کے وقت اتفاقاً (میری عادت نہیں) ٹرانسسٹر on (آن) کیا خبروں کا وقت تھا مَیں نے سمجھا شاید کوئی خبر میری دلچسپی کا باعث ہو۔

نائیجیریا کی نئے دستور کے مطابق

۱۲ سٹیٹس ہیں۔ ہر سٹیٹ کے گورنر ہیں۔ شمالی نائیجیریا مسلمانوں کا علاقہ ہے جہاں پچھلی صدی کے مجدد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے جو صدی کے سر پر بہت سے مجدد پیدا ہوئے اُن میں سے ایک نائیجیریا کے شمال میں عثمان بن فودیو (جن کا ذکر مَیں پہلے بھی کر چکا ہوں) پیدا ہوئے تھے۔ کانو بھی ان کا علاقہ ہے۔ ان کو اپنے مخالفین سے جنگ لڑنی پڑی تھی۔ جب وہ فاتح ہوئے تو کانو کا علاقہ ان کے ایک لڑکے سلیمان کو ملا تھا۔ انہی کی نسل اب وہاں آباد ہے اور سکوتو کا علاقہ یا سٹیٹ جو نارتھ ویسٹ (شمال مغرب) میں ہے وہ ان کے اس بیٹے کو ملا تھا جو بعد میں ان کے خلیفہ بنے اور جن کا نام محمد بن عثمان بن فودیو تھا۔ سکوتو میں ان کی نسل آباد ہے وہ سلطان آف سکوتو کہلاتے ہیں اور یہ امیر آف کانو کہلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ سارا علاقہ مسلمانوں کا ہے انہوں نے احمدیت کا کافی مقابلہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کانو میں خدا کے فضل سے اچھی خاصی جماعت قائم ہوگئی ہے وہاں ہمارا ایک ہیلتھ سنٹر بھی ہے جہاں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کام کر رہے ہیں اور

یہ ہیلتھ سنٹر وہاں اتنا مقبول ہے

کہ انہوں نے بتایا کہ وہاں کے وزیر کو اگر طبّی امداد کی ضرورت ہو تو وہ گورنمنٹ کے ہسپتال میں جانے کی بجائے (جہاں اُسے ہزار قسم کی سہولتیں مل سکتی ہیں کیونکہ وزیر ہے) ہمارے کلینک میں آتا ہے۔ بعض لوگوں نے اُسے کہا بھی کہ تم یہ کیا کرتے ہو اُس نے کہا کہ مجھے یہاں زیادہ سہولت ملتی ہے، یہاں زیادہ اچھی طرح سے مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ غرض وہاں بڑا اثر و رسوخ پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن سکوتو اسٹیٹ ابھی تک احمدیت کا مقابلہ کر رہی ہے۔ سکوتو کے گورنر کیبنٹ کی میٹنگ میں شمولیت کے لئے لیگوس آئے تھے۔ لیگوس سے سکوتو کی سٹیٹ قریباً آٹھ سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ انہوں نے ایرپورٹ پر صحافیوں کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ کہا کہ میری سٹیٹ میں تعلیمی محاذ پر ایمرجنسی ہے اور مَیں نے یہ ایمرجنسی declare (ڈیکلیر) کر دی ہے اور اپنے تمام resources (ری سورسز) اکٹھے کر رہا ہوں مجھے امید ہے کہ عوام میرے ساتھ تعاون کریں گے۔

یہ خبر جب مَیں نے سُنی

اس سے ایک دن پہلے مَیں نے کمیٹی مقرر کی تھی۔ چنانچہ مَیں نے ایک نائیجیرین احمدی کو جن کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں کہا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر تم جماعت میں شامل ہو گے۔ اس نے چوبیس گھنٹے کا انتظار بھی نہیں کیا بلکہ اسی وقت فارم کی تلاش کی اور ایک دو گھنٹے کے اندر ہی بیعت فارم پُر کیا۔ ان کا قصّہ یہ ہے کہ وہ چار سال سے احمدیت کا مطالعہ کر رہے تھے لیکن بیعت فارم پُر کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ وہ اچھے عہدیدار ہیں۔ کیبنٹ سیکرٹیریٹ میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں۔ قریباً دو ہزار روپے ماہوار تنخواہ لے رہے ہیں۔ غرض احمدیت کا مطالعہ بھی کیا اور جاتے ہی میرے ساتھ پیار کا بڑا اظہار کیا۔ ہر وقت اپنی کار لے کر

آتے تھے اور

مجھے کچھ حجاب بھی محسوس ہوا

کہ احمدی نہیں ہیں۔ احمدی ہوتے بھی نہیں اور کار لے کر آجاتے ہیں اور کاروں کی ہمارے پاس کمی بھی نہیں ہے اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ مجھے حجاب تھا کہ ان کی کار میں کیوں بیٹھیں۔ لیکن وہ کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ دوسری کاریں ڈرائیور چلاتے ہیں اور مجھے ڈرائیوروں پر اعتبار نہیں میں اس لئے آجاتا ہوں کہ آپ کا قابلِ اعتبار ڈرائیور ہونا چاہیئے۔ خیر وہ چونکہ کار چلاتے تھے۔ دو تین دن تک میں اپنی عادت کے مطابق اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا پھر ایک بات احمدیت کے متعلق ان کے کان میں ڈال دیتا کبھی کوئی نظارہ ایسا دیکھوں جہاں اللہ تعالےٰ کی شان نظر آئے تو وہ ان کو کہوں۔ چنانچہ تین دن کے بعد میں نے محسوس کیا کہ اب یہ تیار ہیں۔ وزیری ان کا نام ہے میں نے کہا وزیری تم سورج غروب ہونے سے قبل احمدیت میں داخل ہو گے۔ چنانچہ وہ احمدی ہو گئے۔ دو دن کے بعد ان کی بیوی ملیں تو میں نے ان سے کہا

"سورج غروب سے قبل احمدیت میں داخل ہو جاؤ"

میں تمہیں اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ سورج غروب ہونے میں نصف گھنٹہ باقی ہے اور نصف گھنٹے میں تمہیں بیعت فارم نہیں مل سکتا اس لئے میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ before the sun sets یعنی سورج کے غروب ہونے سے پہلے تم احمدیت میں داخل ہو بلکہ تمہیں میں یہ کہتا ہوں کہ جو بیس گھنٹے کے اندر داخل ہو چنانچہ اگلے دن صبح اس نے بیعت کر لی اور اس طرح سارا خاندان احمدی ہو گیا۔

انہی وزیری صاحب کو میں نے بھیجا کہ جا کر گورنر سے ملو اور

میری طرف سے اُسے یہ پیشکش کرو

کہ ہم فوری طور پر تمہاری سٹیٹ میں چار سکول کھولنے کے لئے تیار ہیں دو لڑکیوں کے اور دو لڑکوں کے لیکن تمہارے تعاون کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا اور تم سے ہم صرف دو چیزوں کا تعاون چاہتے ہیں ایک ہمیں زمین دو کیونکہ ہم باہر سے زمین نہیں لا سکتے تم ہی زمین دو گے تو سکول قائم ہو گا۔ اور دوسرے تم ہمارے اساتذہ کو entry permit (انٹری پرمٹ) دو اس کے بغیر وہ تمہاری سٹیٹ میں آ نہیں سکتے۔ چنانچہ اس پیشکش کو سن کر وہ بہت خوش ہوا۔ معلوم ہوتا ہے اس کے دل میں اس بات کا بڑا احساس ہے کہ اس کے علاقے کے مسلمان تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ نارتھ جو احمدیت کا مقابلہ کر رہا ہے اس کے اندر عیسائی گھس گئے ہیں گو ابھی ابتداء ہے۔ بہرحال وہ کہنے لگا کہ میں آپ سے ہر قسم کا تعاون کروں گا اور میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے سکوتو کے لوگوں کا دل جیت لیا تو سارا مسلم نارتھ آپ کے ساتھ ہو جائے گا کیونکہ

یہ عثمان بن فودیو کے بچوں کا مرکز ہے

پھر اس نے کہا کہ بہرحال قانونی کارروائی ضروری ہے اس لئے آپ لکھ کر مجھے بھجوا دیں۔

میں وہاں یہ کرتا رہا ہوں کہ کام اُن پر نہیں چھوڑا بلکہ جو کام کرنا ہوتا تھا وہ اپنے سامنے کرواتا تھا۔ اسی رات کو میں نے خط ڈرافٹ کروایا۔ اپنی تسلی کر لی۔ دیکھ لیا اور جو تبدیلیاں کرنی تھیں وہ کروا دیں اور پھر ان کو دے دیا کہ یہ خط بھیج دو۔ جب وہ خط گیا تو بڑا اچھا جواب آیا اس کی نقل بھی مجھے وہیں پہنچ گئی تھی۔ دوسرے اس نے ان کو بعد میں یہ اطلاع دی کہ اس نے اپنے land depttt (لینڈ ڈیپارٹمنٹ) کو جس کا تعلق زمین کے دینے دلانے سے ہے یہ حکم دیا ہے کہ ان کی جتنی ضرورت ہے جہاں ان کو ضرورت ہے ان کے لئے زمین کا فوری انتظام کرو اور تعلیمی محکمہ کو کہا کہ یہ انتظار نہ کرو کہ یہ خط لکھ کر فارم منگوائیں گے بلکہ جو فارم پُر کرنے ضروری ہیں وہ خود ہی ان کو بھیج دو۔ پس (انشاء اللہ) جلد کام ہو رہا ہے۔ نائیجیریا میں دَورہ کی ابتداء تھی۔ اتنے ہی وسائل تھے جو دل میں خیال آیا وہ کر دیا۔

اسی طرح ہم دَورہ کرتے چلے گئے

پانچواں ملک گیمبیا تھا

ہم لائبیریا سے سیرالیون جو اس کے ساتھ ملتا ہے اس لئے نہیں ٹھہرے تھے کہ وہاں سے ہم نے ہوائی جہاز لینا تھا واپس ہیگ آنے کے لئے۔ پس اگر وہاں ٹھہرتے پھر گیمبیا جاتے پھر واپس یہاں آتے تو تکلیف ہوتی تھی ہمیں بھی اور دوستوں کو بھی اس لئے پروگرام یہ بنایا کہ لائبیریا سے ہم سیدھے گیمبیا چلے جائیں گے۔ جہاز ویسے وہاں ٹھہرتا ہے کچھ دوست ایرپورٹ پر آئے ہوئے تھے چیف گومانگا صاحب ہمارے پریذیڈنٹ جماعت بھی آئے ہوئے تھے ۳۰-۴۰ منٹ ایروڈرام پر مل جاتے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی پھر ہم گیمبیا چلے گئے۔ جب میں گیمبیا میں تھا تو اللہ کی طرف سے بڑے زور سے یہ تحریک ہوئی کہ یہ وقت ہے کہ کم سے کم ایک لاکھ پونڈ فوری طور پر یہاں Invest کیا جائے۔ پھر سیرالیون میں اپنے کام کئے اور جب میں لندن واپس آیا میں نے جمعہ میں (میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں انگلستان کی جماعتوں نے تین سال میں ۲۱ ہزار پونڈ چندہ دیا تھا۔ یہ بڑی رقم ہے چھوٹی سی جماعت ہے اور اس کے لئے مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بھی تحریک کرتے رہے اور امام رفیق صاحب نے بھی بڑا زور لگایا اور شیخ مبارک احمد صاحب بھی وہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ رہ کر آئے اور پھر تین سال میں ۲۱ ہزار پونڈ جمع ہوئے) دوستوں کو بتایا کہ گیمبیا میں مجھے اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء معلوم ہوا ہے کہ

کم سے کم ایک لاکھ پونڈ یہاں خرچ کرو

یہ وقت ہے۔ پس میں اپیل کرتا ہوں کہ دو سو مخلصین مجھے ایسے چاہئیں جو دو سو پونڈ فی کس دیں اور دو سو مخلصین مجھے ایسے چاہئیں جو ایک سو پونڈ فی کس دیں اور اس کے علاوہ میں نے بچوں کے لئے ایک مہینہ میں ایک پونڈ اور ۳ سال میں ۳۶ پونڈ مقرر کئے لیکن پہلے بارہ پونڈ فوری طور پر ادا کرنے کو کہا۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ انگلستان چھوڑنے سے قبل اس مد میں دس ہزار پونڈ کیش ہو تا کہ مجھے تسلی ہو جائے۔ میں نے انہیں یہ کہا کہ یہ تو اب نہیں ہو سکتا کہ (وہاں اللہ تعالےٰ کا بھی یہ منشاء ہے۔ میں لوگوں سے وعدے بھی کر کے آیا ہوں) دو ہفتے کے بعد اگر نائیجیریا کہے کہ ہمیں دو ہزار پونڈ چاہئیں کیونکہ کام شروع کرنا ہے اور میں یہ کہوں کہ

انا الغنی و اموالی المواعید

کہ میں بڑا امیر ہوں اور وعدے جو ہیں وہ میری امارت، اور دولت ہیں۔ پس یہ تو نہیں ہو سکتا اس لئے مجھے تسلی ہونی چاہیئے کہ فوری طور پر کام شروع کرنے کے لئے دس ہزار پونڈ موجود ہے اور یہ رقم ان بارہ تیرہ دنوں

کے اندر جمع ہو جانی چاہیئے۔ امام رفیق وغیرہ کا خیال تھا کہ یہ بالکل ناممکن بات میں نے کر دی ہے۔ میں نے ان کو ایک اور بات کہی اور وہ آپ کو بھی بڑے زور سے کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئیگی کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور دیگا۔ یہ رقم بہرحال مجھے ملیگی۔ مجھے کوئی فکر نہیں۔ وہاں مجھے اب فوری طور پر تین ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور اساتذہ اسکے علاوہ ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ بھی مجھے فکر نہیں کہ یہ رضاکار واقف ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے یہاں کام کیا جائے۔ جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور مال کی قربانی پیش کر دینا کوئی چیز نہیں جب تک وہ مقبول نہ ہو۔ اس واسطے آپ بھی دعائیں کریں اور میں بھی دعا کرونگا کہ یہ سعی مشکور ہو۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے۔

اس سلسلہ میں

ایک چھوٹی سی بات اور بتا دیتا ہوں

وہاں ایک عربی کی نظم سنائی گئی تھی۔ وہ شاید کسی رپورٹ میں بھی آئی ہے۔ انہوں نے خود بنائی ہے۔ بڑی پیاری نظم ہے۔ وہاں بچوں نے کورس کے طور پر عربی میں پڑھی تھی۔ اس کا ایک شعر مجھے یاد آگیا۔ بہت ہی پیاری نظم ہے۔ اللہ تعالیٰ مخاطب کرتا ہے ابناء آدم کو ؎

یا ابن آدم المال۔ مالی والجنۃ جنتی وانتم عبادی
یا عبادی! اشتروا جنتی بمالی۔

بڑی پیاری نظم ہے

اور اسے پڑھنے والے بچے تھے۔ بہت ہی لطف آیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ مال بھی اس کا جنت بھی اسکی اور احسان اس کا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جو میرا مال ہے اسے خرچ کر کے میری جنت کو خرید لو۔

پس میں نے ان کو کہا کہ یہ دعائیں کرو میں بھی دعائیں کرونگا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس قربانی کو قبول کرے۔ مال بھی آنا ہے اور آدمی بھی آنے ہیں مجھے اس کی فکر نہیں۔ اس کے بعد میں بیٹھ گیا تو

مسجد میں ہی سترہ ہزار پونڈ کے وعدے ہو گئے

پھر چوہدری صاحب نے مجھے کہا کہ بہت سے دوست جو باہر سے آنے والے ہیں وہ جمعہ میں نہیں پہنچ سکے کیونکہ کام کا دن ہے اتوار کو ان میں سے بہت سے نئے آدمی ہونگے اسلئے آپ ان کو اتوار کے دن خطاب کریں۔ چنانچہ وہاں بھی میں نے آدھے گھنٹے کی مختصر تقریر کی اور دس ہزار پونڈ کے وعدے وہاں ہو گئے اور جس وقت میں سپین گیا ہوں تو ڈھائی ہزار پونڈ کے پاس کیش جمع ہو گیا تھا۔ لیکن ابھی وہ امانت نہیں کھلی تھی۔ وہ مسجد کے فنڈ میں جمع ہو رہا تھا۔ ان سے میں نے کہا کہ میں نے اس طرح نہیں جانا اس کا "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" نام رکھا ہے ایک ایک پیسہ اس فنڈ میں ہونا چاہیئے۔ امانت کھولیں اور وہاں ساری رقم ٹرانسفر کروائیں

پھر ہم سپین چلے گئے

وہاں سے بھی پوچھتے رہے۔ جب واپس آئے تو چھ ساڑھے چھ ہزار پونڈ کیش جمع ہو گیا تھا۔ کچھ اور وعدے ہو گئے تھے شاید یہ رقم ۳۲ ہزار پونڈ تک پہنچ گئی تھی۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن سے کم سے کم ڈبل مجھے چاہیئے کیونکہ مسلمان احمدی کا قدم ایک جگہ کھڑا نہیں ہو سکتا ترقی کرتا ہے۔ امام رفیق مجھے کہنے لگے کہ یہ دس ہزار پونڈ دو چار دن میں کیسے جمع ہوں گے۔ آپ مجھے ایک مہینے کی مہلت دیں میں خود دورہ کروں گا اور اس طرح یہ دس ہزار پونڈ کی رقم جمع کروں گا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ایک دن کی مہلت دینے کے لئے تیار نہیں ہوں اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب میں یہاں سے جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ دس ہزار پونڈ کا بھی انتظام کر چھوڑے گا۔ شاید اس سے بھی زیادہ ہو جائے جس دن میں چلا ہوں (یہ وہ رقم ہے جو ہمارے اکونٹ میں جا چکی تھی۔ بعض رقموں کا ہمیں پتہ تھا مثلاً گلاسگو ایڈنبرا وغیرہ میں جمع ہو گئیں لیکن ابھی پہنچی نہیں تھیں انکو میں نے شامل نہیں کیا تھا) چالیس ہزار کے وعدے ہو چکے تھے اور دس ہزار پانچ سو پونڈ نقد اس امانت میں جمع ہو چکا تھا۔ گویا فضل عمر فاؤنڈیشن سے ڈبل سے بھی زیادہ۔ انشاء اللہ پچاس ہزار کے اوپر وعدے ہو جائیں گے۔

پس انہوں نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

پہلے میرا خیال تھا

کہ یہاں کی سکیم کے بارے میں خطبہ میں بیان کرونگا لیکن پھر مجھے خیال آیا خطبہ ہوگا پھر خطبہ کی میں نظر ثانی کرتا ہوں دیر ہو جائیگی۔ پاکستان کے لئے جو سکیم ہے اس کا کراچی میں اعلان کر دوں۔

یہ تو صحیح ہے کہ

فارن ایکسچینج کی دقت ہے

لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ فارن ایکسچینج کی جو پوزیشن ہے وہ بدلتی رہتی ہے۔ اگر آج کم ہے ضرورت زیادہ ہے رقم نہیں جا سکتی۔ ہو سکتا ہے چھ ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ایسے سامان پیدا کر دے کہ فارن ایکسچینج بہت آجائے اور حکومت رقم باہر بھجوانے کی اجازت دیدے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اسوقت میں اپیل کروں۔ پھر یہ بھی کہ ہم نے جو کتابیں بھیجنی ہیں وہ یہاں شائع ہونگی اس پر اس مد میں سے ہمارا خرچ ہوگا پس یہاں بھی رقم کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انشاء اللہ جب بھی ہمیں ضرورت پڑیگی تو حکومت ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر دیگی وہ اجازت دے دیگی۔ بہرحال ہم نے قانون کی پابندی تو کرنی ہے لیکن اللہ تعالیٰ قانون کی پابندی کے اندر ہی راہیں کھولتا ہے۔

پاکستان میں

مجھے دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے

جو پانچ ہزار روپے کا وعدہ کریں جس میں سے دو ہزار روپیہ فوری طور پر ادا کر دیں۔ فوری سے میری مراد چند مہینوں کے اندر ادا کرنا ہے کیونکہ یہ اعلان شائع ہونا، آواز پہنچنی اور پھر رقموں کا آنا، اسمیں وقت لگے گا اسلئے فوری سے میری مراد کل نہیں۔ سندھ سے کچھ دوستوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے علاقے کے زمینداروں کے حالات کے لحاظ سے نومبر کا مہینہ آسانی سے ادا کرنے کا ہے اسلئے فوری کی حد نومبر تک بڑھا دیں تو اور دوست شامل ہو جائیں گے۔

اور

دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے

جو دو ہزار کا وعدہ کریں اور ایک ہزار فوری ادا کر دیں اور فوری اس معنی میں جو میں نے ابھی بیان کیا ہے اور باقی کی رقم تین سال پر پھیلا کر سہولت کے ساتھ ادا کریں۔ نیز ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ سو روپیہ فی کس ادا کریں یہ تینوں گروہ صف اول صف دوم صف سوم ہونگے

(جب فضل عمر فاؤنڈیشن کا اعلان ہوا تو یہ شبہ پیدا کر دیا گیا تھا کہ غریب آدمی کو ثواب سے محروم کر دیا گیا ہے۔ میرے پاس سینکڑوں خطوط آگئے کہ ہم تھوڑی سی رقم دینا چاہتے ہیں ہمیں کیسے محروم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں کہا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے) اور جو دوست ایک دھیلے سے لیکر ۵۰۰/- روپے تک جو رقم دینا چاہے وہ وعدہ نہیں کرے گا اسے نقد ادائیگی کرنی ہوگی۔ ہم نے ان کے حساب نہیں رکھنے حساب صرف ایک ہزار چار سو کا رکھیں گے۔ پس ہو سکتا ہے کہ وہ مثلاً اپنے دل میں یہ نیت کرے کہ اب میں سو روپے نقد دے سکتا ہوں یہ دے دیتا ہوں چھ ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اور جتنی توفیق دی دے دونگا۔ لیکن ہمارے رجسٹروں میں وہ نام وعدے والی فہرست میں نہیں ہوگا وہ نقد ادائیگی کرنے والا ہوگا۔ غرض ایک دھیلے سے لیکر ۵۰۰/- تک اللہ تعالیٰ نے جتنی توفیق دی ہے وہ دے کیونکہ ثواب رقم پر نہیں ملا کرتا وہ تو اخلاص پر ملا کرتا ہے اور جماعت میں بڑے بڑے مخلص ہیں مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن کا جب چندہ جمع ہو رہا تھا تو

ایک دن ملاقاتیں ہو رہی تھیں

مجھے دفتر نے اطلاع دی کہ ایک بہت معمر مخلص احمدی آئے ہیں وہ سیڑھی نہیں چڑھ سکتے اور حقیقت یہ تھی کہ یہاں آنا بھی ایک لحاظ سے انہوں نے اپنی جان پر ظلم ہی کیا تھا چنانچہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ میں نے کہا میں نیچے ان کے پاس چلا جاتا ہوں۔ خیر جب میں گیا پتہ نہیں تھا کہ وہ کیوں آئے ہیں۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے بڑی مشکل سے کھڑے ہونے کے لئے زور لگایا تو میں نے کہا نہیں آپ بیٹھے رہیں۔ وہ بہت معمر تھے۔ انہوں نے بڑے پیار سے دھوتی کا ایک پلو کھولا اور اس میں سے دو سو اور کچھ رقم نکالی اور کہنے لگے یہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے لیکر آیا ہوں۔ پیار کا ایک مظاہرہ ہے۔

پس اس قسم کا اخلاص اور پیار اور اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کا یہ جذبہ ہے کہ جتنی بھی توفیق ہے پیش کر دیتے ہیں اس سے ثواب ملتا ہے رقم سے تو نہیں ملتا غرض

یہ سکیم ہے جس کے مطابق عمل کرنا ہے

(دوستوں نے عرض کیا حضور یہ رقم کہاں جمع کروانی ہے۔ اس پر فرمایا) اس کے لئے میں ایک کمیٹی بناؤں گا۔ خزانہ میں ایک مد کھلے گی "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی۔

پھر حضور نے فرمایا۔ لندن والوں سے مجھے امید ہے کہ وہ پچاس ہزار پونڈ تک پہنچ جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی رقم کے روپے پاکستان دے دے گا۔

(اس اثناء میں وعدے اور نقد روپے آرہے تھے فرمایا) اس وقت وعدے نہ لکھوائیں کیونکہ میں نے یہاں زیادہ دیر بیٹھنا نہیں۔ اور اگر میں نے یہ کام شروع کر دیا تو باقیوں کو شکوہ پیدا ہوگا کہ کیوں ہمارا وعدہ نہیں لیا۔ ابھی دفتر بھی نہیں۔ کمیٹی بنانی ہے۔ مد کھولنی ہے۔ پرسوں کی بجائے کل کھولنی پڑے گی۔ انشاء اللہ۔

میں نے بتایا کہ وہاں جب ساڑھے چھ ہزار کے وعدے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ دس ہزار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے نکلوایا ہے تو وہ دیگا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ میری غیر حاضری میں آپ کو بہت سارے لوگوں نے اس لئے نہیں پیسے دئے کہ وہ چاہتے تھے کہ میرے ہاتھ میں چیک دیں کیونکہ اس طرح لوگ سمجھتے ہیں کہ دعا کی تحریک ہو جائیگی۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کیلئے بھی دوست دعا کریں ایک نئے علم کا دروازہ ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل نے کھولا ہے۔ انہوں نے دو ہزار ڈالر دئے ہیں لندن کی مد میں۔

یہاں انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی رقم جمع ہو جائے گی۔ ابھی امریکہ ہے بعض اور جگہیں ہیں۔ پس کم از کم ایک لاکھ پونڈ کا مجھے کہا گیا تھا باقی جتنی ہے وہ تو اللہ میاں کو پتہ ہے۔ ویسے سب سے پہلا وعدہ تو وہیں انگلستان میں ایک پاکستانی کا ہے اس نے کہا تھا کہ سب سے پہلے مجھ سے پانچ ہزار روپے کا وعدہ لیں۔ بہرحال نمبر ایک وہی ہیں۔ وہ اگرچہ پاکستان سے باہر ہیں لیکن ہیں پاکستانی ۔

اَھلاً وَّسَھلاً وَّمَرحَبًا

(مکرم مولانا ظفر محمد صاحب فاضل۔ احمد نگر)

آقا ہمارے! اھلاً و سھلاً و مرحبًا
کیا خوب کام کر کے دکھایا حضور نے

آواز تھی حضور کی یا نفخِ صُور تھا
دُنیا کو روزِ حشر دکھایا حضور نے

بنیاد کُفر و شرک کی جس سے لرز گئی
توحید کا وہ نعرہ لگایا حضور نے

جو جاگتے تھے ان کو ہوئی روشنی عطا
جو سو رہے تھے ان کو جگایا حضور نے

قلب و نظر پہ چھا گئیں جس کی تجلّیاں
اسلام کا وہ نور دکھایا حضور نے

کچھ بھی نہیں ہے فرق سفید و سیاہ میں
انسان کو سبق یہ پڑھایا حضور نے

دُنیائے رنگ و بُو نے تھا سمجھا جنہیں حقیر
سینے سے اپنے ان کو لگایا حضور نے

مستِ الست رُوحوں کو بیدار کر دیا
خالق سے خلق کو ہے ملایا حضور نے

اللہ کرے کہ اَور بھی یہ سرفراز ہو
اسلام کا عَلَم جو اُٹھایا حضور نے

ممکن نہ تھا کہ صدیوں میں انجام پا سکے
جو کام آج کر کے دکھایا حضور نے

کرتے ہیں رشک آقا! تری شان پر مَلک
وہ رُتبۂ بلند ہے پایا حضور نے

ہر دم رہے حضور کے سر سہرۂ ظفر
مِلّت کی شان کو ہے بڑھایا حضور نے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا

سید الانبیاء والاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت سے معمور فارسی کلام

(مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر شاہد، مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نواب شاہ)

"اس وقت تک بانیٔ احمدیت کا مطالعہ جو کچھ میں نے کیا ہے اور میں کیا جو کوئی خلوص و صداقت کے ساتھ ان کے حالات و کردار کا مطالعہ کرے گا اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ صحیح معنی میں عاشقِ رسولؐ تھے اور اسلام کا بڑا مخلصانہ درد اپنے دل میں رکھتے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کہا یا کیا وہ نتیجہ تھا محض ان کے بے اختیارانہ جذبہ و خلوص اور داعیاتِ حق و صداقت کا۔"

(علامہ نیاز فتحپوری)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ممدوح سید الانبیاء والاصفیاء سید الاوّلین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے انتہاء عشق و محبت رکھتے تھے۔ آپؑ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ، آپ کی گفتار اور کردار، آپ کا سکوت اور تقریر اپنے محبوب آقاؐ کے والہانہ عشق اور گلہائے عقیدت سے مزیّن ہے۔ آپ کا دل اور دماغ محبتِ رسولؐ سے معمور نظر آتا ہے اور آپ کے رگ و ریشہ میں رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت رچی ہوئی ہے۔ آپؑ کا منظوم اور منثور کلام اسی عشق و محبت سے لبریز منفرد حیثیت رکھتا ہے اور اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کے نزدیک آپ کے محبوب آقاؐ اپنے کمالات اور اپنی صفات کے اعتبار سے تمام بنی نوعِ انسان میں یکتا و بے مثال ہے۔ اور آپ کے اس ارفع مقام تک نہ آج تک کوئی پہنچ سکا اور نہ اس مقام تک رسائی ممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی کلام اسی عشق و محبت کا والہانہ اور بے ساختہ اظہار ہے۔ محبوب رسولؐ کی عظمت و شان حسن و جمال آپ کی رحمت و شفقت اور عظیم قوتِ قدسیہ کا تذکرہ آپؑ کے کلام کی امتیازی خصوصیت ہے۔

۱۔ آپؐ کی عظمت و شان کا تذکرہ

حضرت اقدسؑ آپؐ کی عظمت و شان اور ارفع مقام کا ذکر یوں فرماتے ہیں ؎

۱۔ در دلم جوشد ثنائے سرورے ؛ آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
۲۔ آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل ؛ آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے
۳۔ آنکہ در برّ و کرم بحرِ عظیم ؛ آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے
۴۔ از بنی آدم فزوں تر در جمال ؛ وز لآلی پاک تر در گوہرے
۵۔ بر لبش جاری ز حکمت چشمۂ ؛ در دلش پُر از معارف کوثرے
۶۔ بہرِ حق داماں ز غیرش برفشاند ؛ ثانئے او نیست در بحر و بروے
۷۔ پہلوانِ حضرتِ ربِّ جلیل ؛ بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے
۸۔ اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر ؛ زیں چہ باشد حجّتے روشن ترے
۹۔ شد عیاں از وے علی الوجہ الاتم ؛ جوہرِ انساں کہ بود اں مضمرے
۱۰۔ جائے اُو جائے کہ طیرِ قدس را ؛ سوزد از انوارِ آں بال و پرے
۱۱۔ انبیاءؑ روشن گہر ہستند لیک ؛ ہست احمدؐ زاں ہمہ روشن ترے

(براہینِ احمدیہ)

ترجمہ :-

۱۔ میرے دل میں ایک سردار کی ثنا جوش مار رہی ہے، وہ سردار خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا۔

۲۔ وہ سردار جس کی جان یارِ ازل (خدا تعالیٰ) کی عاشق ہے۔ اور جس کی رُوح اس دلبر سے وصل رکھتی ہے۔

۳۔ جو نیکی اور بخشش میں ایک بڑا سمندر ہے اور لطفِ کامل میں یکتا موتی کی طرح ہے جو اپنی نظیر نہیں رکھتا۔

۴۔ وہ بنی آدم میں سب سے بڑھ کر صاحبِ جمال ہے اور اپنی اصلیت میں موتیوں سے بھی زیادہ پاک ہے۔

۵۔ اس کے ہونٹوں پر حکمت کا چشمہ جاری ہے اور اس کے دل میں حقائق و معارف سے بھرا ہوا ایک کوثر ہے۔

۶۔ اُس نے خدا تعالےٰ کے لئے خدا تعالےٰ کے غیر سے اپنا دامن خالی کر دیا۔ تری اور خشکی میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

۷۔ وہ خدا تعالےٰ بزرگ و برتر کا پہلوان ہے اور اپنی کمر پر شوکت اور رُعب کی تلوار باندھے ہوئے ہے۔

۸۔ وہ اُمّی ہونے کے باوجود علم و حکمت میں بے نظیر ہے۔ اس سے بڑھ کر اس کی صداقت کی اَور کونسی روشن دلیل ہو سکتی ہے۔

۹۔ انسان کے جوہر اس کے ذریعہ سے عیاں ہوئے جو کہ پہلے پوشیدہ تھے۔

۱۰۔ اس کا مقام وہ مقام ہے کہ اس کے انوار سے طائرِ قدس کے وہاں جانے سے پَر جلتے ہیں۔

۱۱۔ تمام انبیاء روشن گوہر والے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ روشن احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ایک اَور مقام پر فرمایا :-

۱۔ آں شہِ عالم کہ نامش مصطفےٰ ؛ سیّدِ عشّاقِ حق شمس الضحےٰ
۲۔ آنکہ ہر نورے طفیلِ نور اوست ؛ آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست
۳۔ آنکہ بہرِ زندگی آبِ رواں ؛ در معارف ہمچوں بحرِ بیکراں
۴۔ آنکہ انوارِ خدا بر روئے اُو ؛ مظہرِ کارِ خدائی کوئے اُو
۵۔ آنکہ جملہ انبیاء در آستاں ؛ خادمانش ہمچو خاکِ آستاں
۶۔ شیرِ حق پُر ہیبت از ربِّ جلیل ؛ دشمناں پیشش چو او یاہِ ذلیل

(براہینِ احمدیہ)

ترجمہ :-

۱۔ وہ تمام جہان کا بادشاہ جس کا نام مصطفےٰؐ ہے جو خدا تعالیٰ کے عاشقوں کا سردار اور شمس الضحےٰ ہے۔

۲۔ وہی ہے جس کے نور کے طفیل ہر ایک نور ہے اور یہ آپ کی شان ہے کہ آپ کا منظور نظرِ خدا کا منظورِ نظر ہے۔

۳۔ وہ جو کہ زندگی کے لئے آبِ حیات ہے اور حقائق و معارف میں ناپیدا کنار سمندر ہے۔

۴۔ آپؐ کے چہرہ پر خدا تعالےٰ کے انوار برس رہے ہیں اور آپ کا کوچہ خدائی کاموں کا مظہر ہے۔

۵۔ تمام انبیاء اور راستباز خادم بن کر دہلیز کی مٹی کی طرح آپ کے دروازے پر پڑے ہیں۔

۶۔ وہ خدا تعالےٰ کا پُر ہیبت شیر ہے۔ اس کے دشمن اس کے آگے ایک ذلیل لومڑی کی طرح ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور بے مثل شان کا ذکر یوں فرمایا۔ ؎

۱۔ عجب نوریست در جانِ محمدؐ ؛ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
۲۔ ندانم ہیچ نفسے در دو عالم ؛ کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
۳۔ رہبرِ ما سیدِ ما مصطفےٰ است ؛ آنکہ ندیدست نظیرش مہ روش
۴۔ سیّد شاں آنکہ نامش مصطفےٰ است ؛ رہبرِ ہر زمرۂ صدق و صفا است
۵۔ ہر کمالِ رہبری بروے تمام ؛ پاک روئے پاک رویاں را امام

(ضیاء الحق)

۶۔ چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار ؛ عاجز از مدحش زمین و آسماں و ہر دو دار
۷۔ آں مقامِ قرب کو دارد بدلدارِ قدیم ؛ کس نداند شانِ آں از واصلانِ کردگار
۸۔ آں عنایتہا کہ محبوبِ ازل دارد بدو ؛ کس بخوابے ہم ندیدہ مثلِ آں اندر دیار
۹۔ سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہِ عاشقاں ؛ آنکہ روحش کرد طے ہر منزلِ وصلِ نگار
۱۰۔ احمدؐ آخر زماں کو اولیں را جائے فخر ؛ آخریں را مقتدا و ملجا و کہف و حصار
۱۱۔ ہست او از عقل و فکر و وہم مردم دور تر ؛ کے مجالِ فکرِ تا آں بحرِ ناپیدا کنار

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

۱۲۔ شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم ؛ آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتادہ بیم

(توضیحِ مرام)

ترجمہ :-

۱۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے اور محمدؐ کی کان میں عجیب لعل ہے۔

(۲) مجھے دونوں جہان میں کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا جو محمدؐ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو۔

(۳) ہمارا راہنما اور ہمارا سردار مصطفےٰؐ ہے جس کا مثیل و نظیر جبرائیل نے نہیں دیکھا۔

(۴) ان کا سردار جس کا نام مصطفےٰ ہے ہر ایک صدق و صفا والے گروہ کا سردار ہے۔

(۵) ہادی و راہنما ہونے کا ہر ایک کمال آپ پر ختم ہے آپ پاک رو ہیں اور پاک رو لوگوں کے امام ہیں۔

(۶) مجھ سے اس عالی خاندان سردار کی تعریف کس طرح ہو سکتی ہے اس کی تعریف سے تو زمین و آسمان بلکہ دو جہان عاجز ہیں۔

(۷) اس کے قرب کے مقام کی شان کو جو خدا تعالےٰ کے حضور ہے مقربانِ الٰہی اور بڑی شان کے لوگوں میں سے بھی کوئی نہیں جانتا۔

(۸) وہ عنایات جو محبوب ازل (خدا تعالیٰ) کی اس پر ہیں دنیا نے اس جیسی عنایات کسی نے خواب میں بھی نہیں دیکھیں۔

(۹) وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کا سردار ہے اور عاشقانِ الٰہی کے گروہ کا بادشاہ، اس کی روح نے محبوب کے وصل کی ہر منزل کو طے کیا۔

(۱۰) وہ احمد آخر الزمان ہے جو پہلوں کے لئے فخر کی جگہ ہے اور آخرین کا پیشوا، جائے پناہ، کہف اور قلعہ ہے۔

(۱۱) وہ لوگوں کی عقل و فکر اور وہم سے بالاتر ہے فکر کی کیا مجال ہے کہ اس ناپیدا کنار سمندر تک پہنچ سکے۔

(۱۲) احمد کی شان کو خدا تعالےٰ کے سوا اور کون جانتا ہے۔ وہ خودی سے ایسا جدا ہوا کہ اس وصف میں یکتا ہو گیا یعنی اللہ تعالےٰ سے اتحاد کامل ہو گیا۔

۲۔ آپؐ کے حسن و جمال کا تذکرہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے کلام میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور اوصافِ حمیدہ کا ذکر بھی نہایت پیارے انداز میں فرمایا ہے اور آپؐ کے وجود کو صفاتِ باری تعالیٰ کا کامل مظہر قرار دیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ؎

(۱) حُسنِ رویش بہ ز ماہ و آفتاب ؛ خاکِ کویش بہ ز مشک و عنبرے
(۲) آفتاب و مہ چہ ماند بدو ؛ در دلش از نورِ حق صد نیرے

(براہین احمدیہ)

(۳) وز کمالِ صورت و حُسنِ اتم ؛ جملہ خوباں را کند زیرِ قدم

(براہین احمدیہ)

(۴) دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش ؛ در ہر مکان ندائے جمالِ محمد است

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۵) بسے سہل است از دنیا بریدن ؛ بیادِ حُسن و احسانِ محمدؐ
(۶) فدا شد در رہش ہر ذرّہ من ؛ کہ دیدم حُسنِ پنہانِ محمدؐ

(ایضاً)

(۷) حُسنِ رُوئے او بہ از صد آفتاب و ماہتاب ؛ خاکِ کوئے او بہ از صد نافہ مُشکِ تتار

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

(۸) بینم انوارِ خدا در رُوئے تو اے دلبرم ؛ مستِ عشقِ رُوئے تو بینم دلِ ہر ہوشیار
(۹) یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکلِ خویش ؛ یاد کن ہم وقتِ دیگر کامدی مشتاق وار
(۱۰) یاد کن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا ؛ آں جمالِ آں رُخے آں صورتے رشکِ بہار

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

ترجمہ:۔

(۱) اس کے چہرے کا حُسن و جمال چاند اور سورج سے بڑھ کر ہے۔ اس کی گلی کی مٹی مُشک اور عنبر سے بہتر ہے۔

(۲) سورج اور چاند بھلا اس جیسے کیسے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ اس کے دل میں تو خدا تعالےٰ کے نور کے صدہا چاند اور سورج ہیں۔

(۳) اس کے انتہائی جمال اور کمالِ حُسن کی وجہ سے تمام حسین اس کے پاؤں کے نیچے کی مٹی کی طرح ہیں۔

(۴) میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور بیداری کے کانوں سے سُنا ہے کہ ہر ایک جگہ پر محمدؐ کے حسن و جمال کی آواز آ رہی ہے۔

(۵) دنیا کی آلودگی سے نجات پانا اور اس سے قطع تعلق کرنا محمدؐ کے حُسن اور احسان کی یاد سے بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

(۶) میرا ہر ذرّہ اُس کی راہ میں فدا ہو گیا ہے کیونکہ میں نے محمدؐ کے باطنی حُسن کو دیکھ لیا ہے۔

(۷) اس کے چہرے کا حُسن صدہا سورجوں اور چاندوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کی گلی کی مٹی تاتار کے مُشک کے صدہا نافوں سے بہتر ہے۔

(۸) اے میرے پیارے میں آپؐ کے مُنہ پر خدا تعالےٰ کے انوار دیکھ رہا ہوں۔ اور ہر ہوشیار کا دل میں آپؐ کے عشق میں مست دیکھ رہا ہوں۔

(۹) اُس وقت کو یاد فرمائیے جب آپؐ نے کشف میں مجھے اپنی شکل دکھائی۔ اور اس دوسرے وقت کو بھی یاد کیجئے جب آپ مشتاق کی مانند میرے پاس آئے۔

(۱۰) اُس وقت کو بھی یاد کریں جب آپؐ نے جاگنے کی حالت میں مجھے اپنا رشکِ بہار چہرہ اور جمال اور اپنی صورت دکھائی تھی۔

۳۔ صفاتِ باری تعالیٰ کا مظہرِ اتم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود صفاتِ باری تعالیٰ کا حقیقی اور اتم مظہر ہے اور آپؐ ربِّ جلیل کے ساتھ کامل اتحاد رکھتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

(۱) آنکہ انوارِ خدا بر رُوئے اُو ؛ مظہرِ کارِ خدائی کوئے اُو

(براہین احمدیہ)

(۲) شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم ؛ آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد بیم
(۳) زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد ؛ پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم
(۴) بُوئے محبوبِ حقیقی میدمد زاں روئے پاک ؛ ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم
(۵) گرچہ منسوبم کنند سوئے الحاد و ضلال ؛ چوں دلِ احمدؐ نمی بینم دگر عرشِ عظیم

(توضیح مرام)

(۶) مے درخشد روئے حق در رُوئے اُو ؛ بُوئے حق آید ز بام و کوئے اُو

(ضیاء الحق)

(۷) مظہرِ نورے کہ پنہاں بود از عہدِ ازل ؛ مطلعِ شمسے کہ بود از ابتدا در استتار
(۸) صدرِ بزمِ آسماں و حجۃ اللہ بر زمیں ؛ ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار
(۹) ہر رگ و تارِ وجودش خانۂ یارِ ازل ؛ ہر دم و ہر ذرّہ اش پُر از جمالِ دوستدار

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

(۱۰) خدا نگویمش از ترسِ حق مگو بخدا ؛ خدا نما است وجودش برائے عالمیاں

(کتاب البریہ)

ترجمہ:۔

(۱) آپؐ کے چہرہ پر خدا تعالیٰ کے انوار برس رہے ہیں۔ آپ کا کوچہ خدائی کاموں کا مظہر ہے۔

(۲) احمدؐ کی شان کو خدا تعالیٰ کے سوا اور کون جانتا ہے۔ وہ خودی سے ایسا جدا ہوا کہ اس وصف میں یکتا ہو گیا۔

(۳) وہ دلبر میں کچھ ایسا محو ہوا کہ اس کا کوئی الگ وجود نہ رہا حتیٰ کہ کمالِ اتحاد کی وجہ سے اس کا وجود خدا تعالیٰ ہی کا وجود ہو گیا۔

(۴) اس کے پاک چہرہ سے محبوبِ حقیقی کی خوشبو آتی ہے۔ اس کی خدائی صفات والی ذات خدا تعالےٰ کی مظہر ہے۔

(۵) خواہ مجھے کوئی ملحد اور گمراہ ہی کیوں نہ کہے میں تو یہی کہوں گا کہ میں احمدؐ کے دل جیسا کوئی عرشِ عظیم نہیں جانتا۔

(۶) آپؐ کے چہرہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ چمکتا ہے۔ اور آپؐ کے در و دیوار سے خدا تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے۔

(۷) وہ اس نور کا مظہر ہے جو ازل سے پوشیدہ تھا وہ اس سورج کا مطلع ہے جو ابتدا سے چھپا ہوا تھا۔

(۸) وہ آسمان والوں کی مجلس کا صدر ہے اور زمین پر خدا کی حجت ہے خدا تعالےٰ کی ہستی کا بہت بڑا اور محکم نشان ہے۔

(۹) اس کے وجود کا ہر ایک رگ و ریشہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس کا ہر ایک سانس اور ہر ایک ذرّہ محبوبِ حقیقی کے جمال سے پُر ہے۔

(۱۰) میں خدا کے خوف کی وجہ سے اسے خدا تو نہیں کہہ سکتا لیکن خدا کی قسم اس کا وجود تمام مخلوق کے لئے خدا نما ہے۔

(باقی)

قرآن کریم اور ہمارے فرائض

از مکرم غلام رسول صاحب پنشنر۔ بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخان

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی ایک صفت یہ بیان کی ہے۔ کہ وہ "کتاب مکنون" ہے ایک پوشیدہ کتاب ہے۔ اور اس کے مطالب تک وہی پہنچتے ہیں۔ جو پاک اور مطہر دل رکھتے ہیں۔ لایمسہ الا المطھرون" دیکھا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں اخفا کا پہلو ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں امتحان مقصود ہے۔ دنیا دار الحجب ہے۔ کچھ آشکار ہے۔ اور کچھ مخفی ہے۔ اللہ تعالےٰ خود نہاں در نہاں ہستی ہے اس کے ملائکہ بھی نظر نہیں آتے۔ نہ اس کے رسولوں پر کسی نے وحی کو اترتے دیکھا ہے۔ اس لئے وہ بھی ایک حد تک محجوب ہوتے ہیں۔ نہ جنت اور دوزخ کو کسی نے دیکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن کی بڑی صفت "یومنون بالغیب" ہے۔ اسی طرح قرآن کریم بھی اللہ تعالےٰ کا ایک پوشیدہ کلام ہے جو وحی کے ذریعہ سے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قلب مطہر پر اترا۔ لیکن بصیرت سے عاری دنیا ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے پیغمبروں اور اس کے کلام کا انکار کرتی آئی ہے۔ دنیا پر انبیا کی سچائی اور خدا کے کلام کی صداقت مخفی رہی ہے اس صداقت کو قبول کرنے کی سعادت صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتی۔ جو قلب مطہر رکھتے تھے یا جن کو بصیرت حاصل تھی۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ کہ:۔

"ینظرون الیک وھم لا یبصرون" کہ اے نبی۔ لوگ تیری طرف تو ہیں مگر انہیں نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ ابوجہل۔ ابولہب۔ عتبہ۔ شیبہ کے قبیل کے لوگوں کو سرور دو عالم کا وجود نظر نہ آیا۔ مگر ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ طلحہؓ زبیرؓ وغیرہ نے پہچان لیا۔ اسی طرح مشرکین مکہ نے قرآن سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ یہ خود بناتا ہے یا وہ سب لوگ اس کی مدد کرتے ہیں۔ "واعانہ علیہ قوم اخرون" افسوس ہے کہ اندھی دنیا کو اس کلام میں کوئی خوبی کوئی ندرت نظر نہ آئی اگر نظر آئی تو سراپا عیب اور نقائص۔ لہٰذا وہ لوگ استہزاء اور تمسخر میں اور بھی بڑھ گئے اور قرآن کا یہ قول پورا ہوا کہ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا ۔ موجودہ زمانہ میں بھی اسلام دشمن لوگوں نے قرآن پاک پر اعتراضات کئے سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کو دیکھو۔ اس کے چوتھے ادھیائے میں اس نے اتنے لچر اور پوچ اعتراضات کئے ہیں جن کو پڑھ کر ایک مسلمان کا خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ الحمد کی الف سے والناس کی س تک اسے عیب ہی عیب نظر آئے وہ وہ لکھا ہے کہ یہ سراسر بے جوڑ۔ بے ربط اور بے مطلب کلام کا مجموعہ ہے۔

لیکن سنت اللہ اسی طرح پر ہے۔ کہ اس کے ہر کام میں پردہ ہوتا ہے۔ اگر پردہ کھل جائے۔ تو ایمان کی کوئی قیمت نہ رہے اسی لئے قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں شک والی کوئی بات نہیں مگر یہ ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو متقی ہیں اور غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جہاں دشمنان اسلام پر اس کتاب کا حقیقی حسن مخفی رہا۔ وہاں اکثر مسلمانوں نے بھی اس کی حقیقی خوبیوں پر اطلاع نہیں پائی۔ اور بعض جگہ اس کے مطالب کو سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک قرآن ہوتے ہوئے امت فرقوں میں بٹ گئی ہے ہر فرقہ اپنے آپ کو قرآن سے منسوب کرتا ہے۔ لیکن ان کے درمیان جزئیات میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔ قرآن تو اختلاف مٹانے آیا تھا۔ مگر اس کے پڑھنے والوں نے دھوکا کھایا اور ملت کو بگاڑ دیا۔ ہر ایک نے اپنے ذوق کے مطابق مطالب اخذ کئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت میری امت پر ایسا آئیگا۔ کہ اسلام کا صرف نام رہ جائیگا ایمان ثریا پر چلا جائیگا لوگ قرآن پڑھینگے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا سو یہ وہی زمانہ ہے۔ کہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ اس پر عمل کریں بلکہ اسلئے کہ قرآن پڑھ کر اس کے ثواب سے بزرگوں کو بخش دیں۔ ان کے نزدیک ثواب کمانے کا طریق قرآن پڑھنا ہے۔ یا برکت حاصل کرنے کے لئے اسے چھونا یا اس کے نیچے سے گذرنا۔ یا قسم کھانے کے لئے استعمال کرنا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں قرآن مجید تو ہدایت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ یہ ہر خوبی کا سرچشمہ تھا اس میں انسان کی رہبری اور بھلائی کے لئے تمام ضروری باتیں تھیں۔ جسمانی اخلاقی روحانی ترقی کے لئے ہدایات تھیں۔ خدا تعالےٰ کا عبد بننے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے طریق تھے مگر غافل انسان نے ان کی طرف توجہ نہ کی اور اسے مہجور چھوڑ دیا اور دنیا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ قیامت کے روز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے حضور اپنی امت کے بعض افراد کا گلہ کرینگے اور کہیں گے۔ خدایا۔ میں نے ان کو تیری ہدایات سنائیں محبت بھرا پیغام پہنچایا مگر افسوس ہے کہ انہوں نے بجائے اس کے کہ وہ ممنون ہوتے بجائے اس کے کہ اس مژدہ جانفزا کو سن کر سربسجود ہو جاتے اور اپنی اصلاح کر لیتے۔ اور تیری قرب کی راہیں تلاش کرتے۔ اسے مہجور چھوڑ دیا۔ اور اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور دنیا کمانے کی طرف مشغول ہو گئے ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ ذرا غور کرو کہ اس دکھ اور درد بھرے شکوہ میں کتنا سوز پنہاں ہے جو ایک عقلمند اور بصیرت رکھنے والے انسان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ (خدا کرے۔ کہ ہم اس شکوہ کی ذیل میں نہ آئیں آمین)

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے اور بہتوں کے لئے گمراہی کا موجب بھی ہے۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا۔ یعنی ہر شخص اپنی مخفی صلاحیتوں کے مطابق اس سے اثر لے گا۔ اگر بری صلاحیت ہے۔ تو برائی میں بڑھ جائیگا اور اگر اچھی صلاحیت ہے تو وہ اچھائی میں بڑھ جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق قرآن پاک کے متعدد مقامات میں واضح ذکر موجود ہے۔ مگر مسلمان حیات مسیح کے قائل ہیں توفی کے معنی لغت عربی میں موت کے سوائے اور کچھ نہیں۔ مگر یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں توفی کے یہ معنی نہ کریں گے اسی طرح خاتم النبیین کے معنی ہر قسم کی نبوت کو بند کرنے والا کریں گے۔ حالانکہ کہیں بھی خاتم کے معنی بند کرنا نہیں عربی لغت اور محاورہ دیکھ لو۔ مگر یہ لوگ اپنی ضد پر قائم ہیں خاتم المحدثین۔ خاتم المفسرین۔ خاتم الخلفاء خاتم الاولیاء وغیرہ کے معنی بند کرنے والا نہ کریں گے مگر جب خاتم النبیین کا جملہ آئیگا تو فوراً اپنا نقطہ نگاہ بدل لیں گے اور اس کے مقابل پر کسی دلیل کو وقعت نہ دیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں اس لئے تشریف لائے ہیں۔ کہ وہ اسلام کو زندہ کریں اور شریعت کو قائم کریں۔ شریعت تو قرآن کریم میں مذکور ہے لہٰذا ان کا مشن قرآن پاک کی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ اور یہی مشن ان کی جماعت کا ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

"اگر تم میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میرے اغراض و مقاصد کو بھی پورا کرو ——— ایک اور جگہ فرمایا کہ

"جو میرے اغراض و مقاصد کو پورا کرے گا وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

پس یہی کام حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفاء کا رہا ہے حضرت مسیح موعود کی جتنی کتابیں ہیں۔ وہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ہیں۔ حضور کو قرآن پاک سے جو عشق اور لگاؤ تھا۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اپنی ساری زندگی قرآن کریم کی خدمت اشاعت میں بسر کر دی اور آخر یہی کہا ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

اور دنیا کو مخاطب کر کے کہا ؎

کیک قدم دوری از آں روشن کتاب
زندگی کفر است خسراں و تباب

اور یہ سچ ہے کہ اپنے محبوب رب العالمین کے کلام کے متعلق کسی گوشہ سے بھی گستاخی برداشت نہ کر سکتے تھے بلکہ فوراً اس کی تردید کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کو بھی قرآن سے خاص لگاؤ تھا۔ ان کی عمر بھی قرآن پڑھتے اور پڑھاتے گذر گئی۔ عمر کے آخری ایام میں جب آپ سخت بیمار تھے تب بھی قرآن کا پڑھنا نہ چھوڑا دوستوں کا اصرار تھا کہ آرام کریں۔ مگر فرماتے کہ

جب قرآن پڑھتا ہوں تو مجھ میں طاقت آجاتی ہے ایک موقعہ پر درس القرآن میں فرمایا۔ کہ اگر خدا تعالیٰ قیامت کے روز مجھ سے پوچھے۔ کہ نورالدین بتا۔ تو کیا چاہتا ہے۔ تو میں کہوں گا۔ میرے مولا کریم۔ مجھے قرآن دیدے۔ تاکہ میں اسے پڑھوں۔ پڑھاؤں اور سناؤں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی بھی قرآن کی اشاعت میں بسر ہوئی۔ ایک لیکچر میں فرمایا

"ایک تپش ہے جو مجھے آٹھوں پہر بے قرار رکھتی ہے۔ میں مسلمانوں کو ان کی ذلت سے اٹھا کر عزت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا چاہتا ہوں۔ میں پھر قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ یہ بات میری زندگی میں ہوگی۔ یا میرے بعد۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ میں اسلام کی بلند ترین عمارت میں اپنے ہاتھ سے ایک اینٹ لگانا چاہتا ہوں یا جتنی اینٹیں لگانے کی خدا مجھے توفیق دے دے"

(جلسہ سالانہ ۴۷ء)

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی جو تحریکات ہوئی ہیں وہ اسی سلسلہ کڑی ہیں۔ حضور کی یہ تمنا ہے۔ کہ کوئی احمدی ایسا نہ ہو۔ جو قرآن کے مطالب نہ جانتا ہو۔ اور یہ کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کی صداقت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنے آپ کو طیار کرے اور خود قرآن کی عملی تصویر نظر آئے۔ اور بقول حضرت مصلح موعود ؎

حُسنِ کردار سے قرآن مجسم ہو جا
تجھے ابلیس بھی دیکھے تو مسلمان ہو جائے

(مصلح موعود)

قائدین مجالس سے ایک سوال

کیا آپ نے ماہ ہجرت کی کارگذاری مرکز کو بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں تو آج ہی بھجوا دیں۔ کیونکہ مرکز کو آپ کی رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ڈھاکہ جو تحریک جدید کے معاون خصوصی ہیں اور سال رواں میں ۱۳۵۱/- روپیہ ادا فرما چکے ہیں۔ اپنے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے قارئین کرام اور بزرگان عظام کی دعاؤں کے خواہاں ہیں ان کے ایک چھوٹے بھائی خواجہ مدثر احمد صاحب لندن میں پھیپھڑوں کی تکلیف کے باعث زیر علاج ہیں ان کی کامل صحتیابی کے لئے بھی قارئین کرام دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں ورنہ تعمیل ہونی مشکل ہے۔

بچوں کی چونڈی

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا خاص نسخہ
ایک ماہ میں بچہ دوگنا صحت مند نظر آنے لگتا ہے۔
قیمت ایک ماہ ایک روپیہ
ترکیب استعمال اور آزمائش کے لئے فہرست ادویات مفت حاصل کر کے فائدہ اٹھائیں۔
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر افریقہ

سے

کامیاب مراجعت پر

لِلّٰہِ الحمد کہ آقا مرے واپس آئے
دل بیتاب کو تسکین کا پیغام ملا
دیدہ و دل کو ملی دید سے راحت بسمل
تشنہ کاماں محبت کو بھرا جام ملا

شکر صد شکر کہ پھر چاند ہوا ہم پہ طلوع
افق دیدہ و دل مطلعِ انوار بنا
پھر خزاں دیدہ گلستاں میں چلی بادِ نسیم
پھر وہی روح چمن زینتِ گلزار بنا

اہلِ افریقہ کو اسلام کی دعوت دے کر
اک نئی زندگی کا آپ نے پیغام دیا
اُن کو بتلایا ہے کیا شرفِ نوعِ بشر
عظمتِ رفتۂ انساں کو نیا نام دیا

ظلمتِ کفر مٹی جس کی ضیاء پاشی سے
پرچم اسلام کا دنیا میں اڑایا جس نے
ہے وہی عیسیٰ نفس آج زمانے کا امام
اپنے انفاس سے مُردوں کو جلایا جس نے

جس کی فرقت میں تھی یہ زندگی تاریک و اداس
شکر صد شکر کہ وہ ماہِ تمام آہی گیا
دید محبوب سے پھر ہو گئیں آنکھیں روشن
پھر وہی ماہ لقا بر سرِ بام آہی گیا

میرے آقا کی ہے آمد کہ بہار آئی ہے
چمن زیست کے سب پھول مہک اُٹھے ہیں
دیکھ کر روئے منوّر کی فقط ایک جھلک
چہرے عشاق کے کس طرح دمک اُٹھے ہیں

(ناصر احمد ایم اے)

تریاق اطہر۔ اطہر کے علاج کیلئے کورس پندرہ ۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۸

"گورونانک جی کو مسلمانوں اور اسلام سے ایک خاص تعلق تھا"

سردار گورمیت سنگھ ایڈووکیٹ

گیانی عباد اللہ صاحب کی کتاب "گورونانک جی کا فلسفہ توحید" پر ایک سکھ ودوان کا

تبصرہ

پچھلے سال نومبر ۱۹۶۹ء میں سکھ دنیا نے گورونانک جی کا پانصد سالہ جنم دن دنیا بھر میں بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے منایا تھا۔ اس موقعہ پر نظارت اصلاح وارشاد ربوہ نے ایک کتاب "گورونانک جی کا فلسفہ توحید" کے نام پر شائع کی تھی جو گیانی عباد اللہ صاحب کی تصنیف تھی۔ سرسہ (Sirsa) ضلع حصار (بھارت) کے ایک سکھ ودوان سردار گورمیت سنگھ جی ایڈووکیٹ نے جو خود بھی کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس پر تبصرہ کیا ہے۔ جو انبالہ چھاؤنی کے ماہوار رسالہ "گورونانک اُدیش" کے مئی ۱۹۷۰ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

گورونانک جی کے پانصد سالہ جنم دن منانے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ ہر ایک مصنف نے اپنے اپنے خیالات کے مطابق ان کی زندگی کے الگ الگ پہلو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ گورو صاحب کا مسلمانوں سے اور اسلام سے ایک خاص تعلق تھا اور یہی وجہ ہے کہ جب گورو جی کی وفات ہوئی تو مسلمانوں نے ان کی نعش پر یہ کہکر اپنا حق جتلایا کہ گورو صاحب ان کے ایک بزرگ تھے۔

گورو صاحب اخوت اور مساوات کے اپاسک تھے اور تمام مذاہب کے ماننے والے ان کا احترام کرتے تھے اور انہیں اپنا ایک بزرگ تصور کرتے تھے ایک شاعر کا بیان ہے کہ

گورونانک شاہ فقیر
ہندو کا گورو مسلمان کا پیر

سیاسی حالات نے پلٹا کھایا اور سکھ اور مسلمان مذہبی طور پر ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہوئے بھی سماجک اور سیاسی طور پر ایک دوسرے سے بہت دور ہو گئے۔ لیکن مسلمانوں کے دلوں میں گورونانک جی کی کتنی عزت ہے اس کا ثبوت نومبر ۱۹۶۹ء میں ننکانہ صاحب میں گورو صاحب کے جنم دن کے وقت ملا۔ مسلمانوں نے گوردوارے کے اندر آکر گورو صاحب کو شردھانجلی بھینٹ کی۔ اور مسلمانوں نے جنم دن سے متعلق نکالے گئے جلوس میں شامل ہو کر اور اپنے مکانوں کی چھتوں پر بیٹھکر پھولوں کی ورشا کی۔

اس موقعہ پر نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے گیانی عباد اللہ کی تصنیف ایک کتاب شائع کی۔ گیانی جی لاہور ریڈیو سے پروگرام پنجابی دربار میں گوربانی اور اس کی تفسیر اور سکھ تاریخ پر مضامین پیش کرتے ہیں۔ آپ کا یہ پروگرام بہت سنا جاتا ہے اور پسند کیا جاتا ہے اور بہت سے لوگ تو بلاناغہ روزانہ ہی سنتے ہیں۔

گورونانک جی کے زمانہ کے مسلمانوں کی طرح گیانی جی نے بھی اپنی کتاب "گورونانک جی کا فلسفہ توحید" میں گورو جی کو ایک مسلمان پیر اور اسلام کا مبلغ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کتاب کے صفحہ اول پر ہی یہ لکھا ہے کہ:۔

بتایا گیا اس کو الہام میں
کہ پائے گا تو مجھ کو اسلام میں

میرے خیال میں ہمیں اس پر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خوش ہونا چاہیئے کہ گورو صاحب کا مشن کسی ایک مذہب یا قوم تک محدود نہ تھا۔ بلکہ سب کے لئے یکساں تھا۔ گورو صاحب کے پرچار کا یہ خاص ڈھنگ تھا کہ وہ ہر ایک کو اسکے مذہب کے اصول کے مطابق ہی سچائی سمجھاتے تھے جس کی وجہ سے ہر شخص انہیں اپنے مذہب کا ہی سمجھنے خیال کرتا تھا یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر لیٹنر اور ڈاکٹر میکلیفڈ ایسے عیسائی ودوان بھی انہیں عیسائی دھرم سے تعلق رکھنے والا بزرگ سمجھتے تھے۔

مختلف مذاہب کے موازنہ کا شوق رکھنے والوں کے لئے گیانی عباد اللہ صاحب کی یہ کتاب دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی۔ اس کے پہلے حصہ میں یہودی عیسائی۔ ویدک دھرم سناتن دھرم اور آریہ سماج نیز پارسی مذہب میں خدا تعالےٰ کا جو تصور Conception of God ہے اسے بیان کر کے گورو جی کے فلسفہ سے اس کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اور ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام مذہب ہی تمام مذاہب کے مقابلہ میں گورو جی کے فلسفہ کے قریب ہے۔

اس کتاب کے باقی دو حصوں میں پوجا۔ نماز۔ قیامت۔ جنت اور شیطان وغیرہ سے متعلق اسلام اور گورونانک جی کے خیالات پیش کئے گئے ہیں

یہ کتاب اردو میں ہے اور مہتمم صاحب نشر و اشاعت نظارت اصلاح وارشاد ربوہ ضلع جھنگ پاکستان نے شائع کی ہے۔

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
(مینیجر)

حب اٹھرا
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے
فی تولہ ۲/- روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو
یاد رکھیں!

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

اعلان نکاح
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۱۲ ر جون ۱۹۷۰ء کو مسجد مبارک میں میرے بیٹے عزیزم کیپٹن لطیف احمد صاحب باجوہ کا نکاح عزیزہ شاہدہ باجوہ بنت کموڈور چوہدری رحمت اللہ صاحب باجوہ سے ساڑھے بارہ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
(میجر) شریف احمد باجوہ ۱۲۹۔ شادمان کالونی
کلبرگ روڈ — لاہور

سیالکوٹ شہر میں اصلی قاعدہ یسرنا القرآن مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب فروخت کرنیکے لئے ڈیلر کی ضرورت ہے۔ معقول کمیشن، کتب فروش کو ترجیح دی جائیگی۔ منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

تحریک وقفِ زندگی

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقفِ زندگی ہے۔ آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی قربان کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ یاد رکھئے کہ جو شخص خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں نوکریوں کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اور اگر کسی کو نوکری ملتی ہے تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گذارہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان نے تعلیم سے فارغ ہو کر گھر میں بیٹھکر ہی روٹی کھانی ہے تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے وقف کر دیتا اور سمجھ لیتا کہ گھر میں بے کار بیٹھنے سے یہ کروڑ درجے بہتر ہے کہ انسان دنیا کی خدمت کرکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرے اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دعا حاصل کرتا رہے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اسے حاصل ہو سکتا ہے۔" (الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے ..... وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان گم شدہ رسید بک مجلس خدام الاحمدیہ

مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ کھرپیڑ ضلع لاہور نے اطلاع دی ہے کہ ان کی رسید بک ۲۸۹ جو کہ رسید نمبر ۲۱ تک استعمال شدہ تھی گم ہو گئی ہے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس رسید پر کسی قسم کی کوئی ادائیگی نہ کریں اور اگر اس رسید بک کے بارے میں کسی کو علم ہو تو قائد مجلس کھرپیڑ یا مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فوری اطلاع دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۹ مئی کو منعقد ہو چکے ہیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے
(منیجر)

مرغی خانہ
کھونے کے لئے متواتر انڈے دینے والی بہترین وائٹ لیگھارن نسل کے یک روزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں
ریٹ یک روزہ چوزے ... ۱۵۰ روپے سینکڑہ
تین ہفتہ کی پٹھیاں ... ۳۰۰ روپے سینکڑہ
تین ہفتہ کے مرغ ... ۸۰ روپے سینکڑہ
منیجر

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ
بازار سے دعائتی قیمت پر خریدنے کیلئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۴۵۲۳
پر تشریف لائیں
گھر ملک عبداللطیف لسکوہی فون ۶۲۵۱۶ * گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا تیار کردہ
سرمہ نور و نورانی کاجل و دیگر
مجربات
افضل برادرز گولبازار ربوہ
سے مل سکتے ہیں

بواسیر
خونی ہو یا بادی
پائلز کیور کے صرف چار کیپسولز سے ختم
تسلی کیلئے
نمونہ کی ایک خوراک
اور
تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت
مکمل کورس ۱۰/ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰
سٹاکسٹ کے لئے معقول کمیشن۔ اپنے شہر کے اچھے دوا فروشوں سے مل سکتی ہے
کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲ کمرشل بلڈنگ لاہور
سٹاکسٹ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیں۔ لیکن بعض مجالس اس طرف کم توجہ دیتی ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ اپنی اولین فرصت میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تبخیر معدہ پریشانی، خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۱ / گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۲ احسان تا ۱۹ احسان ۱۳۴۹ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گرمی کے اثر کی وجہ سے پیٹ کی تکلیف رہی بعد ازاں طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہو گئی۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گزشتہ ہفتہ بفضلہٖ تعالیٰ اچھی رہی۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) حضور ایدہ اللہ نے ۱۲ ماہِ احسان (۱۲ جون) کو مسجد مبارک ربوہ میں ایک معرکۃ الآرا خطبہ ارشاد فرمایا جو پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس میں حضور نے خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبی امداد کے نئے مراکز کھولنے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا اعلان فرمایا اور مخلصینِ جماعت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"پاکستانی جماعتوں میں سے مجھے دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ ہزار روپیہ فی کس یا اس سے زائد جتنی خدا انہیں توفیق دے اس فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے ہر وعدہ کنندہ دوست کو دو ہزار روپیہ فوری طور پر (جس سے میری مراد زیادہ سے زیادہ اس سال نومبر تک ہے) ادا کرنا ہو گا۔ باقی تین ہزار کی رقم وہ اپنی سہولت کے مطابق تین سال کے اندر ادا کر سکیں گے۔

اسی طرح مجھے دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم دو ہزار روپیہ فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے انہیں ایک ہزار روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہو گا، باقی ایک ہزار روپیہ وہ آئندہ تین سال میں اپنی سہولت کے مطابق ادا کریں گے۔

اس کے علاوہ مجھے ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم پانچ سو روپے فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ ان میں سے انہیں دو سو روپے فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہوں گے وہ باقی تین سو روپے آئندہ تین سال میں ادا کریں گے۔

ان چودہ سو وعدہ کنندگان کے علاوہ جو احباب پانچ سو روپے سے کم رقم دینا چاہیں ان سے وعدے نہیں لئے جائیں گے البتہ وہ حسب توفیق رقم ادا کر سکیں گے۔ اس غرض کے ماتحت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے ایک الگ مد کھول دی گئی ہے۔ وہ جو رقم بھی حسبِ توفیق دینا چاہیں براہِ راست اس مد میں جمع کرا دیں۔ اور جوں جوں خدا توفیق دیتا جائے وہ اس مد میں رقم جمع کراتے جائیں اور خزانہ سے رسید حاصل کرتے رہیں۔ لیکن ساتھ کے ساتھ مجھے بھی ضرور اطلاع دیں تاکہ میں ان کے لئے دعا کروں کہ خدا ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔"

(۳) حضور ایدہ اللہ کی اس نئی تحریک پر احبابِ جماعت نے نہایت والہانہ طور پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی۔ نہ صرف ربوہ کے مقامی احباب بلکہ بیرونی جماعتوں کے احباب گزشتہ ہفتہ اپنے اپنے وعدہ جات اور نقد رقوم ارسال کرتے رہے۔ وعدوں اور نقد رقوم کی ترسیل کا سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ برابر جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے خود اپنی طرف سے پانچ ہزار روپے کا وعدہ فرمایا اور اس میں سے دو ہزار روپیہ نقد ادا فرما دیا۔ ۱۶ احسان تک مخلصینِ جماعت کی طرف سے ۴۸۷۱۵۷ روپے کے وعدہ جات اور ۵۱۵۸۰ روپے ۹۹ پیسے کی رقم نقد وصول ہو چکی تھی۔ اب تک جن احباب کو السابقون الاولون میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا ہے ان کی ابتدائی فہرست الفضل ۱۸ و ۱۹ جون میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اپنی جماعت کی طرف سے تین لاکھ روپے کا اجتماعی وعدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ان کی طرف سے ایک لاکھ چودہ ہزار روپے سے زیادہ کے انفرادی وعدہ جات کی تفصیل بھی موصول ہو چکی ہے۔

(۴) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید کے سفرِ مغربی افریقہ سے ربوہ واپس تشریف لانے پر معلوم ہوا کہ ۳ جون کو آپ لندن میں مشن ہاؤس سے موٹر کار میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک چوک پر بیک وقت دو موٹر کاروں سے ٹکر ہو گئی۔ آپ کی کار "گرین لائٹ" ملنے پر چوک عبور کر رہی تھی کہ دو کاروں نے "ریڈ لائٹ" کی طرف سے آ کر پہلو میں ٹکر مار دی جس کی وجہ سے آپ کو کافی چوٹ آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ایسی ضرب نہیں لگی جو کسی قسم کی شدید Injury کا موجب ہوتی لیکن دماغ کو بہت دھچکا لگا۔ ۱۲ احسان کو محترم کرنل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نے لاہور سے ربوہ تشریف لا کر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ آپ نے رائے ظاہر کی کہ دماغی دھچکے کا اثر بہت شدید ہے اس لئے آپ نے کم از کم چھ ہفتہ تک مکمل آرام کی ہدایت کی حتیٰ کہ ملاقاتیں کرنے یا لکھنے پڑھنے سے بھی منع کر دیا۔ چھ ہفتہ گزرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف پھر معائنہ کر کے مزید ہدایات دیں گے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حادثہ کے ہر قسم کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(۵) کالجوں اور سکولوں کی تعطیلات پیچھے ہو جانے کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ماہِ جولائی کی بجائے ماہِ اگست میں منعقد ہو گی۔ کلاس انشاء اللہ یکم اگست سے شروع ہو جائے گی۔

امرائے کرام اور مربیان سلسلہ احمدیہ جملہ جماعتوں کے نمائندوں کو یکم اگست سے پہلے پہلے مرکزِ سلسلہ میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

زمیندارہ مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

زمیندارہ مجالس انصار اللہ کو ایک نہایت ضروری تحریک بھجوائی گئی ہے ان مجالس کے زعماء سے درخواست ہے کہ وہ اس کے مطابق اراکین سے پورے سال کا چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تاکہ آپ اور اراکین اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں۔ اس امر کو ضرور ملحوظ رکھیں کہ اشاعتِ لٹریچر اور سالانہ اجتماع ہر دو مدات کے لئے ایک ایک روپیہ فی نفر ہر رکن سے ضرور وصول کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

۱۸ جون کے الفضل میں صفحہ ۴ پر مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی کا مضمون بعنوان "ڈاکٹر رشید الدین خان" شائع ہوا ہے۔ اس کے آخری فقرہ میں سہوِ کتابت سے ایک لفظ غلط شائع ہو گیا ہے۔ فقرہ یوں پڑھا جائے:-

"دعا ہے کہ ڈاکٹر رشید الدین خان کیلئے یہ اعزاز اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں مبارک کرے۔ ہماری نیک تمنائیں ان کے اور ان کے خاندان کے ساتھ ہیں۔" (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴